اسلامی نظریاتی کونسل کی کارکردگی

ایک جائزہ

حافظ محمد عبدالرحمٰن ثانی

اسلامی نظریاتی کونسل کی ذمہ داریوں، کارکردگی اور کاوشوں سے عدم واقفیت کی بناء پر کہا جاتا ہے کہ اس کونسل کا فائدہ کیا ہے؟ اور یہ کہ اس کی سفارشات تو سرد خانے میں ڈال دی جاتی ہیں اور کبھی کوئی سفارش اس کی قبول نہیں کی گئی نہ ان پر کبھی عمل درآمد ہوا...... یہ بات قطعی طور پر خلاف واقعہ ہے ۔کونسل کی سفارشات قبول بھی کی گئیں عمل بھی ہوا، یہ الگ بات ہے کہ ہر حکومت کی اپنی ترجیحات رہی ہیں کسی نے اس کی سفارشات کو اولین حیثیت دی اور انہیں نافذ کیا اور کسی نے شکریہ کے ساتھ قبول کر کے انہیں الماری میں سجادیا...... زیرِ نظر معلومات سے اندازہ ہوگا کہ کونسل نے تدوین قانون کے حوالہ سے کس قدر محنت کی ہے اور سفارشات مرتب کر کے دی ہیں۔اسلامی نظریاتی کونسل نے گزشتہ برسوں میں جو کام کئے ان میں سے ایک وفاقی قوانین کا جائزہ بھی ہے...... اب تک تمام ایسے قوانین کا جائزہ لے کر جو خلافِ اسلام ہیں کونسل اپنی سفارشات حکومت کو پیش کر چکی ہے اب پاکستان کی مسلم عوام، عوامی جماعتیں اور بالخصوص مذہبی جماعتیں اگر ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کی واقعتاً حامی ہیں تو یہ ان کا فرض ہے کہ وہ کونسل کی سفارشات پر عمل درآمد کے لئے اپنا زور صرف کریں، اور ان قوانین میں اسمبلیوں سے ترامیم کروائیں جن کی نشاندہی کونسل کر چکی ہے اور جن کا متبادل بھی پیش کیا جا چکا ہے۔ذیل میں ہم بعض ان قوانین کا ذکر کرتے ہیں جو ۱۴۔اگست ۱۹۷۳ تک مختلف اوقات میں بنے اور نافذ ہوئے ۔اس مدت کے بعد کے قوانین پر بھی نظرِ ثانی کر کے سفارشات پیش کی جا چکی ہیں اور عمل کی منتظر ہیں۔

وفاقی قوانین (۱۴اگست ۱۹۷۳ء تک)

جن میں کونسل نے قرآن وسنت کے منافی ہونے کی بناء پر بعض ترامیم تجویز کی ہیں حسب ذیل ہیں۔

☆نتفاءل ولا نقنط ولا نیاس واحسن الظن بربك وانتظر منه كل خير وجميل.☆

۱۔قانون سود،۱۸۳۹ء

اس ایکٹ کی دفعہ ا میں کہا گیا ہے۔

ا۔پس بذریعہ ہذا یہ قانون نافذ کیا جاتا ہے کہ ایسے قرضوں یا رقوم پر جو کسی وقت مقررہ پر یا بصورت دیگر واجب الادا ہوں،وہ عدالت جس کے سامنے ایسے قرضوں یا رقوم کی وصولی ہونی ہو۔اگر وہ مناسب سمجھے تو قرض دہندہ کو اتنی شرح سے جو کہ رواں شرح سے زیادہ نہ ہو،اس وقت سے سود وصول کرنے کی اجازت دے سکتی ہے جب وہ قرضے یا رقوم واجب الادا ہوں۔اگر ویسے قرضے یا رقوم تحریری دستاویز کے بموجب کسی وقت سے یا بصورت دیگر واجب الادا ہوں،اس صورت میں وہ سود اس وقت سے شمار کیا جائے گا جب ادائیگی کا تقاضا تحریری طور پر کیا گیا ہو،اور اس تقاضا کے ذریعے مقروض کو مطلع کیا گیا ہو کہ سود اس تقاضا کی تاریخ سے ادائیگی کی مدت پوری ہونے تک لاگو ہوگا۔

تاہم شرط یہ ہے کہ سود ایسی تمام صورتوں میں واجب الادا ہوگا جن میں اب وہ قانوناً قابل وصولی ہو۔،،

کونسل کی سفارش: مذکورہ بالا دفعہ سود کے تعین کے بارے میں ہے جو کہ اسلام میں حرام ہے جیسا کہ راہنما اصول نمبرا میں صراحت کی گئی ہے۔اس لئے کونسل سفارش کرتی ہے کہ اس دفعہ کو حذف کردیا جائے یا اس میں اس طرح ترمیم کردی جائے کہ سود کا لین دین ممنوع قرار پائے۔

۲۔قانون انہارونکاسی آب ۱۸۷۳ء

قانون معنونہ بالا کی دفعہ ۱۳ کی عبارت حسب ذیل ہے:

،،۱۳۔اس حصہ کے تحت معاوضہ کی تمام واجب الادا رقوم اس معاوضہ کے بارے میں دعوی پیش کرنے کے ۳ مہینے بعد واجب الادا ہونگی،جو پانی کی بندش،کمی یا نقصان کی بابت طلب کیا گیا ہو اور ایسی رقم پر ۶ فیصد سالانہ کی شرح سے اس مدت کے لئے اس باقیماندہ رقم پر سود وصول کرنے کی اجازت ہوگی جو مذکورہ بالا ۳ ماہ کی مدت گزرنے کے بعد بھی ادا نہ کی گئی ہو،ماسوائے جبکہ ویسی رقم کی عدم ادائیگی کا سبب غفلت ہو یا دعویدار نے اس کی وصولی سے انکار کردیا ہو۔،،

کونسل کی سفارش: مذکورہ بالا دفعہ سود کے تعین کے بارے میں ہے جو کہ اسلام میں حرام ہے جیسا کہ راہنما اصول نمبرا میں صراحت کی گئی ہے۔پس کونسل سفارش کرتی ہے کہ اس دفعہ کو حذف کردیا جائے

یا اس میں اس طرح ترمیم کردی جائے کہ سود کالین دین ممنوع قرار پائے۔

۳۔دائرہ کار وصولی مالیہ صوبہ سندھ ایکٹ،۱۸۷۶ء

قانون معنونہ بالا کی دفعہ ۶ کی عبارت حسب ذیل ہے:۔

"۶۔مال افسران کے خلاف کسی دیوانی عدالت میں ایسے فعل کی بابت ہرجانہ کا دعوی دائر نہیں کیا جاسکے گا جو نیک نیتی سے کیا گیا ہو یا انہوں نے ایسے قانون کی دفعات کی تعمیل میں جو وقتی طور پر نافذ العمل ہو، کرنے کا حکم دیا ہو۔

اگر کوئی افسر مال بھگوڑا ہو جائے یا افسر اعلی کی طرف سے بلانے پر پیش نہ ہو اور ضلع کا کلکٹر اس کے خلاف یا سرکاری رقم کا غذات یا جائیداد کے لئے پیش کئے گئے ضامنوں کے خلاف ایسے قانون کی دفعات کے تحت جو وقتی طور پر نافذ ہو، کارروائی کرے تو وہ کلکٹر کسی ایسے مقدمہ میں ہرجانہ یا خرچہ ادا کرنے کا ذمہ دار نہیں ہوگا جو اس افسر یا ضامنوں کی طرف سے اس کے خلاف دائر کیا جائے، خواہ بظاہر ایسا لگتا ہو کہ مطلوبہ رقم کا محض ایک حصہ اس افسر کے ذمے واجب الادا تھا جو بھگوڑا ہو گیا یا حاضر ہونے میں ناکام رہا یا وہ کاغذات یا مال اس کے قبضہ میں نہیں ہے جو اس سے طلب کیا جا رہا ہو۔"

کونسل کی سفارش: انتظامیہ کے کسی حکم کو خواہ وہ معاوضہ کی رقم یا کمیت جرم یا مضرت کی حقدار کے تعین کے بارے میں ہو، چیلنج کرنے کا حق اسلام نے تسلیم کیا ہے۔جس کی دفعہ ہذا میں نفی کی گئی ہے۔اس لئے کونسل تجویز کرتی ہے کہ اس دفعہ میں اس طرح ترمیم کردی جائے کہ متاثرہ شخص کے لئے اس حق کا استعمال یقینی بن جائے۔(دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر ۳)

قانون کشتیاں،۱۸۷۸ء

معنونہ بالا قانون کی دفعہ ۴۴ کی عبارت حسب ذیل ہے:

"کسی قابل ادا معاوضے کی رقم کی تشخیص یا قابل قبول کرائے میں کمی سے متعلق کرتی دعوی کسی دیوانی عدالت میں قابل پیش رفت نہ ہوگا۔

کونسل کی سفارش: انتظامیہ کے کسی حکم کو خواہ وہ معاوضہ یا کرایہ کی رقم کے تعین کے بارے میں ہو یا جرم یا ضرر کی کمیت کے متعلق چیلنج کرنے کا حق اسلام نے تسلیم کیا ہے۔زیر نظر دفعہ میں اس کی

نفی کی گئی ہے۔اس لئے اسلامی نظریاتی کونسل تجویز کرتی ہے کہ اس دفعہ میں اس طرح سے ترمیم کردی جائے کہ کسی متاثرہ شخص کے لئے اس حق کے استعمال کی ضمانت حاصل ہو۔(دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر۳)

۵۔قانون دستاویزات قابل بیع وشری،۱۸۸۱ء

(p.31)مذکورہ بالا ایکٹ کی دفعات ۷۹۔۸۰ میں کہا گیا ہے کہ:۔

''۷۹۔مقروض کی اعانت سے متعلق فی الوقت نافذ العمل کسی قانون کی دفعات پابندی کرتے ہوئے اور مجموعہ ضابطہ دیوانی ،۱۹۰۸ء کی دفعہ ۳۴ کے مندرجات کو متاثر کئے بغیر۔

(الف)جب پرامسری نوٹ یا مبادلہ ہنڈی پر واجب الادا سود یا کسی اور شکل میں منافع کی مصرحہ شرح واضح طور پر درج ہو اور کوئی تاریخ مقرر نہ ہو جس تاریخ سے کہ سود یا کسی اور شکل میں منافع کی ادائیگی ہونی ہو،اصل سرمایہ پر واجب الادا سود یا کسی اور شکل میں منافع مصرحہ شرح کے حساب سے عائد کیا جائے گا اور قرض کی رقم پر مذکورہ سود یا منافع یادداشت کی تاریخ سے یا ہنڈی کی صورت میں اس تاریخ سے جس تاریخ سے رقم واجب الادا ہو اس وقت تک جب تک کہ قرض کی رقم کی ادائیگی نہ ہو جائے یا مذکورہ رقم کی وصولی نہ ہو جائے یا اس تاریخ تک جس تاریخ پر مذکورہ رقم کی بازیابی کے سلسلے میں مقدمہ دائر نہ ہو جائے ،جاری رہے گا۔

(ب)جب پرامسری نوٹ یا مبادلہ ہنڈی پر سود سے متعلق کوئی بات درج نہ ہو اور اصل رقم پر واجب الادا سود کی شرح سے متعلق صراحت نہ ہو،کسی فریقین دستاویز کے درمیان سود سے متعلق طے پانے والے کسی ضمنی معاہدہ کا لحاظ کئے بغیر یادداشت کی تاریخ سے یا مبادلہ ہنڈی کی صورت میں اس تاریخ سے جس تاریخ سے رقم واجب الادا ہو چھ فی صد سالانہ کی شرح سے سود لینے کی اجازت ہوگی اور مذکورہ شرح سے سود کا حساب لگایا جائے گا اس وقت تک جب تک کہ قرض کی ادائیگی نہ ہو جائے یا واجب الادا رقم کی وصولی نہ ہو جائے ،یا مذکورہ رقم کی بازیابی کے سلسلے میں مقدمہ دائر ہونے کی تاریخ تک ۔

مگر شرط یہ ہے کہ دستاویز پر واجب الادا رقم کی صورت میں جہاں منافع سود کے علاوہ کسی اور شکل میں ہو،واجب الادا رقم پر منافع ایسی صورت میں جب دستاویز میں منافع کی شرح کی صراحت نہ ہو،درج ذیل شرح سے حساب لگایا جائے گا۔

☆انت تحمل فی نفسک قناطیر النعم و کنوز الخیرات التی وھبک ایاھا.☆

(ا) قیمت ، پٹہ، ہائر پرچیز (بیع بالاقساط) یا سروس چارجز (خدمتانہ) کے سلسلے میں مارک اپ کی بنیاد پر منافع کی صورت میں کرایہ کی آمدنی (Rental)، اجرت (Hire) یا سروس چارجز جیسی بھی صورت ہو کے لئے طے شدہ مارک اپ کی شرح پر۔

(۲) نفع ونقصان میں شراکت کی بنیاد پر منافع کی صورت میں اس شرح پر جو کہ عدالت مقدمہ کی نوعیت اور منافع میں شراکت کی بنیاد پر طے پانے والے معاہدہ کو مدنظر رکھتے ہوئے مناسب ومعقول سمجھتی ہو۔

(۳) (الف) اور (ب) شقوں کے مندرجات کا لحاظ کئے بغیر دستاویز کی واجب الادا رقم پر منافع رقم کے واجب الادا ہونے کی تاریخ سے شمار کرنے کی اجازت ہوگی جہاں کہ سود کے علاوہ کسی اور شکل میں منافع مقرر ہو اور اس وقت تک واجب الادا رقم پر منافع عائد ہوتا رہے گا جب تک واجب الادا رقم واقعتاً ادا نہ کردی جائے۔

۸۰۔ جب دستاویز پر سود کی شرح کی صراحت نہ ہو، واجب الادا رقم پر سود کی کسی فریقین دستاویز کے درمیان سود سے متعلق طے پانے والے کسی معاہدہ کا لحاظ کئے بغیر چھ فی صد سالانہ کی شرح سے حساب لگایا جائے گا یہ سود اس تاریخ سے جس تاریخ سے فریق مقروض کی جانب سے رقم کی ادائیگی ہونی چاہئے تھی لیا جائے گا اس وقت تک جب تک قرض کی ادائیگی نہ ہو جائے یا واجب الادا رقم کی وصولی نہ ہو جائے یا اس تاریخ تک جس تاریخ کا عدالت مذکورہ رقم کی بازیابی کے سلسلے میں مقدمہ دائر ہونے کے بعد ہدایت کرے۔ مگر شرط یہ ہے کہ واجب الادا رقم پر منافع جہاں کہ دستاویز میں منافع کی شرح کی صراحت نہ ہو، درج ذیل شرح سے منافع کا حساب لگایا جائے گا اور رقم جس تاریخ سے واجب الادا ہوگی اس تاریخ سے واجب الادا رقم پر منافع لیا جائے گا اور رقم جس تاریخ سے واجب الادا ہوگی اس تاریخ سے واجب الادا رقم پر منافع لیا جائے گا اور اس وقت تک لیا جائے گا جب تک کہ واجب الادا رقم واقعتاً ادا نہ کردی جائے۔

(الف) قیمت ، پٹہ، ہائر پرچیز (بیع بالاقساط) یا سروس چارجز (خدمتانہ) کے سلسلے میں مارک اپ کی بنیاد پر منافع کی صورت میں کرایہ کی آمدنی ، اجرت یا خدمتانہ ، جیسی بھی صورت ہو، کے سلسلے میں طے کردہ مارک اپ کی شرح پر

(ب) نفع ونقصان میں شراکت کی بنیاد پر منافع کی صورت میں، وہ شرح جو عدالت مقدمہ کی نوعیت

اور معاہدہ جو منافع میں شراکت کی بنیاد پر بنکاری کمپنی اور مدیون ڈگری کے درمیان ہوا ہو، کو مدنظر رکھتے ہوئے مناسب اور معقول سمجھتی ہو۔

تشریح: جب فریق مقروض دستاویز کا تصدیق کنندہ بھی ہو اور عدم ادائیگی کے باعث نادہندہ قرار دے دیا گیا ہو وہ سود یا کسی اور شکل میں منافع کی جیسی بھی صورت ہو، نوٹس کی وصولی کی تاریخ سے ہی ادائیگی کا مستوجب ہوگا۔

کونسل کی سفارش: محولہ بالا تمام دفعات سود کی تعیین کے بارے میں ہیں جسے کہ اسلام میں ممنوع قرار دیا گیا ہے جیسا کہ راہنما اصول نمبر ۱۰ میں صراحت کی گئی ہے اس لئے کونسل سفارش کرتی ہے کہ ان دفعات کو حذف کر دیا جائے یا ان میں مناسب ترمیم کر دی جائے کہ سود کا لین دین قانون ہذا کی رو سے ممنوع قرار پائے۔

۶۔قانون انتقال جائیداد،۱۸۸۲ء

ایکٹ معنونہ بالا کی دفعہ ۵۰ حسب ذیل ہے:۔

''۵۰۔کسی شخص کے ذمے کسی غیر منقولہ جائیداد کا کرایہ یا منافع واجب الادا نہیں ہوگا جو اس نے نیک نیتی سے ادا کر دیا ہو یا ایسے شخص کے حوالے کر دیا ہو جسے وہ نیک نیتی سے اس جائیداد کا مالک سمجھتا ہو۔خواہ بعد میں اس بات کا انکشاف ہو جائے کہ جس شخص کو ادائیگی کی گئی، اسے وہ کرایہ یا منافع وصول کرنے کا کوئی اختیار نہیں تھا۔''

کونسل کی سفارش: اسلامی کونسل کے مطابق اگر محولہ بالا شخص کسی دوسرے شخص کے حق کی خلاف ورزی کرتا ہے یا جائیداد میں مداخلت کا مرتکب ہوتا ہے یا ناجائز منافع یا فائدہ حاصل کرتا ہے تو اسلامی احکام کی رو سے متاثرہ شخص کو یہ حق حاصل ہے کہ خلاف ورزی کا ہرجانہ طلب کرے۔پس کونسل تجویز کرتی ہے کہ اس دفعہ میں ضروری ترمیم کر دی جائے۔

۷۔خیراتی اوقاف ایکٹ،۱۸۹۰ء

معنونہ بالا ایکٹ کی دفعہ ۱۴ حسب ذیل سے عبارت ہے:۔

''۱۴۔حکومت کے خلاف کسی ایسے فعل کی بابت جو قانون ہذا کے تحت کیا گیا ہو یا کیا گیا متصور ہوتا ہو یا کسی فرض کی ادائیگی میں جس کی بجا آوری حکومت کے ذمے ہو، مبینہ غفلت یا کوتاہی کی

☆اجتنب سوء الظن والطرح الاوهام والخيالات الفاسدة والافكار المريضة.☆

بناپر یا قانون ہذا کے تحت حاصل اختیار کواستعمال کرنے یا استعمال کرنے میں ناکامی کی بابت کوئی مقدمہ دائر نہیں کیا جائے گا، نہ ہی خیراتی اوقاف کے خزانچی کے خلاف کوئی کارروائی کی جائے گی۔سوائے جب کہ اس پر جائیداد کے بارے میں عدم اختیار برتنے کاالزام ہو جو کہ خیراتی غرض سے ٹرسٹ کے مقاصد میں نہ آتا ہو۔یا جب اس پر اپنے زیر تصرف جائیداد کونقصان پہنچانے یاغلط طور پر استعمال کرنے یا آمدنی وصول کرنے کاالزام لگایا گیا ہو بشرطیکہ وہ نقصان یاغلط استعمال اس کی غفلت یالاپرواہی کے باعث واقع ہوا ہو۔،،

کونسل کی سفارش: اسلام ریاست یاسرکاری حکام کے ایسے افعال کوتحفظ نہیں دیتا جوکسی کی جان، مال یا آبرو کے لئے ماورائے جائز حدود نقصان کاسبب بنیں خواہ وہ نیک نیتی سے کئے گئے ہوں۔اس لئے کونسل تجویز کرتی ہے کہ لوگوں کے حقوق اور جان و مال کے تحفظ کی خاطر اس دفعہ میں مناسب ترمیم کردی جائے۔(دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر ۱۱)

۸۔نجی جائیداد کا سرکاری انتظام ایکٹ،۱۸۹۲ء

مذکورہ بالاایکٹ کی دفعہ ۸کی عبارت ہے:۔

''۸۔جہاں کوئی سرکاری ادارہ مذکورہ بالانگرانی سے وابستہ ہو،توصوبائی حکومت کواس لاگت کاتعین کرنے والے واحد جج کی حیثیت حاصل ہوگی جو اس نگرانی پرخرچ آئے ،اوراس کے فیصلہ کوکسی عدالت قانون میں یابصورت دیگر چیلنج نہیں کیا جائے گا۔،،

کونسل کی سفارش: اس دفعہ میں صوبائی حکومت کوواحد جج قرار دیا گیا ہے۔اسلامی احکام کے مطابق انتظامیہ کے فیصلوں کوقطعی حیثیت نہیں دی جاسکتی۔اس لئے کونسل تجویز کرتی ہے کہ اس دفعہ میں اس طرح ترمیم کردی جائے کہ صوبائی حکومت کے حکم/فیصلہ کے خلاف کم ازکم ایک اپیل کاحق مل سکے۔

۹۔سندھ زیربار املاک ایکٹ ۱۸۹۶ء

محولہ بالاایکٹ کی دفعہ ۳۸ کی عبارت ہے کہ:۔

''۳۸۔قانون ہذا کی تعمیل میں نیک نیتی سے کئے ہوئے کسی شخص کے فعل کی بابت کوئی مقدمہ یادیگر کارروائی نہیں کی جائے گی۔،،

کونسل کی سفارش: اسلام،ریاست یاسرکاری حکام کے ایسے افعال کوتحفظ نہیں دیتا جوکسی کی جان،مال

یا آبرو کے لئے ماورائے جائز حدود نقصان کا سبب بنیں خواہ وہ نیک نیتی سے کئے گئے ہوں۔اس لئے کونسل تجویز کرتی ہے کہ لوگوں کے حقوق اور جان و مال کے تحفظ کی خاطر اس دفعہ میں مناسب ترمیم کردی جائے۔(دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر ۱۱)

۱۰۔قانون جذامیاں،۱۸۹۸ء

ایکٹ معنونہ بالا کی دفعہ ۱۸ حسب ذیل ہے کہ:۔

''۱۸۔کسی افسر یا شخص کے خلاف ایسے فعل کی بابت جو اس نے قانون ہذا کے احکام کے تحت یا ان کی تعمیل میں نیک نیتی سے کیا ہو یا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو،کوئی مقدمہ،نالش یا دیگر قانونی کارروائی نہیں کی جائے گی۔''

کونسل کی سفارش: اسلام ریاست یا سرکاری حکام کے ایسے افعال کو تحفظ نہیں دیتا جو کسی کی جان،مال یا آبرو کے لئے ماورائے جائز حدود نقصان کا سبب بنیں خواہ وہ نیک نیتی سے کئے گئے ہوں۔اس لئے کونسل تجویز کرتی ہے کہ لوگوں کے حقوق اور جان و مال کے تحفظ کی خاطر اس دفعہ میں مناسب ترمیم کردی جائے۔(دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر ۱۱)

۱۱۔قانون ڈاک خانہ جات،۱۸۹۸ء

محولہ بالا قانون کی دفعہ ۴۸ میں کہا گیا ہے کہ:۔

''۴۸۔حکومت یا ڈاک خانہ کے کسی افسر کے خلاف حسب ذیل کے بارے میں کوئی نالش یا دیگر قانونی کارروائی نہیں کی جائے گی:

(الف)کوئی کام جو باب ہذا کے تحت وفاقی حکومت کی طرف سے وضع کردہ قواعد کی تعمیل میں کیا گیا ہو۔

کونسل کی سفارش: محکمہ ڈاک ایک سرکاری ادارہ ہے۔جب یہ لوگوں سے فیس وصول کرتا ہے تو اسے ذمہ داری بھی قبول کرنی چاہئے کیونکہ اس بارے میں اسلام کا مسلمہ اصول ہے ''الخراج بالضمان''،منافع اور وجوبات ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔پس کونسل تجویز کرتی ہے کہ حکومت کو ایسے نقصانات کی تلافی کی ضمانت کا اہتمام کرنا چاہئے لہٰذا اس دفعہ میں مناسب ترمیم بروئے کار لائی جائے۔

۱۲۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری، ۱۸۹۸ء

مذکورہ بالا ایکٹ کی دفعہ میں ۱۳۲ میں کہا گیا ہے کہ:۔

"۱۳۲ کسی شخص پر کسی فعل کی بابت جس کا باب ہذا کے مطابق وقوع میں آنا ظاہر کیا جائے، کوئی استغاثہ کسی عدالت فوجداری میں دائر نہ کیا جائے گا الا بمنظوری صوبائی حکومت، اور

(الف) کوئی مجسٹریٹ یا پولیس آفسر جو نیک نیتی سے باب ہذا کے مطابق عمل کرے۔

(ب)(p.36) کوئی شخص جو باتباع کسی حکم متعلقہ دفعہ ۱۲۸ و دفعہ ۱۳۰ یا دفعہ ۱۳۱۔الف کے مطابق نیک نیتی سے کوئی فعل کرے۔

(د) مسلح افواج کا کوئی ادنی افسر یا سپاہی، ملاح یا ہوا باز جو کسی حکم کی تعمیل میں کوئی فعل کرے جس کا بجالانا اس پر واجب ہو۔ایسا فعل کرنے سے جرم کا مرتکب نہ سمجھا جائے گا۔

مگر شرط یہ ہے کہ مسلح افواج کے کسی افسر یا سپاہی ملاح یا ہوا باز کے خلاف ایسا کوئی استغاثہ دائر نہ کیا جاسکے گا ماسوائے وفاقی حکومت کی منظوری سے۔

کونسل کی سفارش: (۱) مذکورہ بالا دفعہ کے تحت ایسے جرائم جو قانون ہذا کے زمرے میں آتے ہوں کے سلسلے میں بالترتیب صوبائی حکومت یا وفاقی حکومت کے افسر مجاز سے پیشگی منظوری حاصل کرنے کے بعد ہی استغاثہ دائر کیا جاسکتا ہے۔یہ کونسل کی سوچی سمجھی رائے ہے کہ قرآن وسنت کے احکام کے مطابق متاثرہ شخص پر ایسی پابندی عائد کرنا انصاف کے منافی ہے۔لہذا اسلامی نظریاتی کونسل نے تجویز کیا ہے کہ مذکورہ دفعہ میں ترمیم کی جائے تاکہ متاثرہ شخص کو کسی مجاز افسر سے پیشگی منظوری کے بغیر ہی مقدمہ دائر کرنے کا حق حاصل ہو (دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر ۳)

(۲) اسلام ریاست یا سرکاری حکام کے ایسے افعال کو تحفظ نہیں دیتا جو کسی کی جان، مال یا آبرو کے لئے ماورائے جائز حدود نقصان کا سبب بنیں خواہ وہ نیک نیتی سے کئے گئے ہوں۔اس لئے کونسل تجویز کرتی ہے کہ لوگوں کے حقوق اور جان ومال کے تحفظ کی خاطر اس دفعہ میں مناسب ترمیم کردی جائے۔(دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر ۱۱)

۱۳۔ سراجہ اور خارشت (گھوڑوں کی بیماریوں) سے متعلق قانون، ۱۸۹۹ء

معنونہ بالا ایکٹ کی دفعہ ۱۶ کی عبارت ہے کہ:۔

''۱۶۔کسی شخص کے خلاف ایسے فعل کی بابت کوئی استغاثہ،نالش یادیگر قانونی کارروائی شروع نہیں کی جائے گی جواس نے قانون ہذا کے تحت نیک نیتی سے کیاہو یا کرنا مقصود ہو۔''

کونسل کی سفارش: اسلام ریاست یاسرکاری حکام کے ایسے افعال کوتحفظ نہیں دیتا جوکسی کی جان،مال یا آبرو کے لئے ماورائے جائز حدودنقصان کا سبب بنیں خواہ وہ نیک نیتی سے کئے گئے ہوں۔اس لئے کونسل تجویز کرتی ہے کہ لوگوں کے حقوق اور جان و مال کے تحفظ کی خاطراس دفعہ میں مناسب ترمیم کردی جائے۔(دلیل کے لئے دیکھئے راہنمااصول نمبر۱۱)

۱۴۔پاکستان سکہ سازی کا قانون،۱۹۰۶ء

قانون معنونہ بالاکی دفعہ۲۲ کی عبارت ہے کہ:۔

''۲۲۔کسی شخص کے خلاف ایسے فعل کی بابت جواس نے قانون ہذا کے احکام کے تحت یاان کی تعمیل میں نیک نیتی سے کیاہو یا کرنا مقصود ہو،کوئی مقدمہ،نالش یادیگر قانونی کارروائی نہیں ہوسکتی۔''

اسلام ریاست یاسرکاری حکام کے ایسے افعال کوتحفظ نہیں دیتاجوکسی کی جان،مال یا آبرو کے لئے ماورائے جائز حدودنقصان کا سبب بنیں خواہ وہ نیک نیتی سے کئے گئے ہوں۔اس لئے کونسل تجویز کرتی ہے کہ لوگوں کے حقوق اورجان و مال کے تحفظ کی خاطر اس دفعہ میں مناسب ترمیم کردی جائے۔(دلیل کے لئے دیکھئے راہنمااصول نمبر۱۱)

۱۵۔مجموعہ ضابطہ دیوانی،۱۹۰۸ء

اس قانون کی دفعہ۳۴(۱) میں کہا گیاہے کہ:

۳۴(۱) جہاں اورجس حدتک ڈگری رقم کی ادائیگی کے لئے ہو،عدالت ڈگری میں یہ حکم دے سکتی ہے کہ ڈگری (کی رقم) پرسوداس شرح سے لگایاجائے گاجسے عدالت معقول خیال کرے۔یہ سوداس اصل رقم پرلاگوہوگا جس کافیصلہ عدالت کرے گی۔اوراس تاریخ سے لاگوہوگا جس تاریخ کونالش دائر ہوگی اوراس تاریخ تک ہوگا جس تاریخ کوڈگری جاری ہوگی اور یہ سود،اس سود کے علاوہ ہوگا جس کافیصلہ عدالت نالش دائر ہونے سے پہلے کسی مدت کے لئے اصل رقم پرکرے گی۔اس کے علاوہ اس پرمزیداتناسودعائد کیاجائے گاجسے عدالت معقول خیال کرے گی اس مجموعی رقم پرجس کافیصلہ عدالت کرے گی اور یہ سودڈگری کی تاریخ سے لے کرادائیگی کی تاریخ تک ہوگا۔یااس سے پہلے کی کسی ایسی

تاریخ تک جسے عدالت مناسب خیال کرے گی۔

(۲) اس صورت میں جب کہ ڈگری مذکورہ مجموعی رقم پر، جیسا کہ پہلے کہا گیا، ڈگری کی تاریخ سے لے کرادائیگی کی تاریخ تک یا اس سے پہلے کی کسی دوسری ایسی تاریخ تک جسے عدالت معقول خیال کرے مزید سود کی ادائیگی کے بارے میں خاموش ہو تو یہ سمجھا جائے گا کہ عدالت نے (اس) سود کی ادائیگی سے انکار کردیا ہے۔ اور اس سود کی ادائیگی کے لئے کوئی الگ درخواست دائر نہیں کی جائے گی۔

کونسل کی سفارش: مذکورہ بالا دفعہ کا تعلق عدالت کی جانب سے سود کی تعین سے ہے جو اسلام میں حرام ہے جیسا کہ کونسل کے راہنما اصول نمبر ۱ میں کہا گیا ہے۔ لہٰذا کونسل کی سفارش ہے کہ اس دفعہ کو حذف کردیا جائے۔

مذکورہ بالا قانون کی دفعہ ۳۴ (اے) میں کہا گیا ہے کہ:۔

"۳۴ (اے) (۱) اس صورت میں جب کہ عدالت کی یہ رائے ہو کہ نالش دائر کرنے کا مقصد یہ تھا کہ کسی ایسی سرکاری رقم کی ادائیگی سے بچا جائے جو شکایت کنندہ کو یا اس کی جانب سے کسی اور شخص کو ادا کرنی تھی تو عدالت ایسی نالش کو خارج کرتے ہوئے یہ حکم دے سکتی ہے کہ اس واجب الادا سرکاری رقم پر دو فی صد کی شرح سے سود بھی واجب الادا ہوگا اور یہ سود مروجہ بنک ریٹ کے علاوہ ہوگا۔"

(۱) اس صورت میں جب کہ عدالت کی رائے یہ ہو کہ شکایت کنندہ سے سرکاری واجبات کی وصولی صحیح نہ تھی تو اس صورت میں عدالت نالش کو نمٹاتے ہوئے یہ حکم دے سکتی ہے کہ شکایت کنندہ سے وصول شدہ رقم پر بنک ریٹ کے علاوہ دو فی صد کے حساب سے مزید سود ادا کیا جائے گا۔

وضاحت:

اس دفعہ میں:۔

(اے) بنک ریٹ کا مطلب ہے وہ بنک ریٹ جو سٹیٹ بنک آف پاکستان کے ایکٹ مجریہ ۱۹۵۶ء کے تحت متعین اور مشتہر کیا گیا ہو، اور

(ب) **سرکاری واجبات** میں وفاقی حکومت کے زیر ملکیت کسی بنک، یا کسی کارپوریشن یا وفاقی حکومت یا کسی صوبائی حکومت یا مقامی ادارے کے زیر ملکیت یا زیر کنٹرول کسی فیکٹری کے واجبات بھی شامل ہیں۔ **حکم نمبر ۲۴**

☆اعلم ان الشدائد تفتح الاسماع والابصار وتحيي القلب وتردع النفس وتذكر العبد وتزيد الثواب.☆

قاعدہ نمبر۳ شکایت کنندہ کو کسی ایسی رقم پر کوئی سود ادا نہیں کیا جائے گا جو مدعا علیہ نے ایسے نوٹس کو وصولی کی تاریخ سے جمع کرائی ہو خواہ وہ رقم جو جمع کروائی گئی دعوی میں طلب کی گئی پوری رقم ہو یا اس سے کم۔ **حکم نمبر ۳۴**

قاعدہ نمبر ۱۱ کسی ایسی ڈگری میں جو شئے مرہونہ کی ضبطی ،فروخت یا واگزاری کے لئے جاری کی گئی ہو، جب کہ اس پر سود قانونا قابل وصول ہو تو عدالت حکم دے سکتی ہے کہ سود مندرجہ ذیل صورت میں ادا کیا جائے یعنی

(اے)(p.39)اس تاریخ تک یا اس تاریخ سے پہلے تک جس تاریخ کو رقم واجب الادا قرار پائی ہو یا قرار دی گئی ہو جو ابتدائی ڈگری کے تحت راہن یا کسی ایسے شخص کی جانب سے ادا کی جانی ہو جو رہن کو چھڑانا چاہتا ہو۔

(۱)اس اصل رقم پر جو رہن پر واجب الادا پائی گئی ہو یا قرار دی گئی ہو،اس شرح سے جو اصل رقم پر واجب الادا ہو،اور اس صورت میں جب کہ ایسی کوئی شرح مقرر نہ ہوئی ہو اس شرح سے جسے عدالت معقول خیال کرے۔

(۲)اس رقم پر جو نالش کے اخراجات کے طور پر ابتدائی ڈگری کی تاریخ سے مرتہن کو اس شرح سے ادا کئے جائیں جسے عدالت معقول خیال کرے۔اور

(۳)اس رقم پر جس کا فیصلہ (نالش) کے اخراجات،مصارف اور چارجز وغیرہ کی بنیاد پر مرتہن کے حق میں کیا گیا ہو اور جو اس نے رہن شدہ کفالت کے حوالے سے ابتدائی ڈگری کی تاریخ تک واقعی برداشت کئے ہوں اور جنہیں رہن کی رقم میں شامل کرلیا گیا ہو۔اس رقم پر سود کی شرح وہ ہوگی جس پر فریقین متفق ہوں اور اگر ایسی کوئی شرح نہ ہو تو اس شرح پر جو اصل رقم پر قابل ادائیگی ہو اور اگر یہ دونوں شرحیں متعین نہ ہوں تو نو(۹) فی صد سالانہ کی شرح سے۔اور

(ب)بعد میں لاگو ہونے والا سود حقیقی ادائیگی ہونے کی تاریخ تک اس شرح کے حساب سے جسے عدالت معقول خیال کرے۔

(۱)اصل رقم کے اس مجموعے پر جس کی وضاحت شق (a) میں کی گئی ہے اور اس پر سود جس کا شمار مذکورہ شق کی بنیاد پر کیا گیا ہو۔اور

(۲)ایسے مزید اخراجات ،مصارف اور چارجز کی رقم پر جو قاعدہ ۱۰ کے تحت قابل ادائیگی ہوں اور جن کا فیصلہ مرتہن کے حق میں ہوا ہو۔

کونسل کی سفارش:

محولہ بالا دفعات اوراحکامات سود کی تعین یااس کے بارے میں عدالت کے فیصلے سے تعلق رکھتے ہیں، لیکن اسلام میں سود حرام ہے جیسا کہ کونسل نے اپنے رہنما اصول نمبر ۱ میں کہا ہے۔ لہذا کونسل کی سفارش ہے کہ ان وضاحت اوراحکامات کو حذف کردیا جائے۔

۱۶۔قسمت کراچی کا دوالہ ایکٹ، ۱۹۰۹ء

محولہ بالا قانون کی دفعہ ۴۷ میں کہا گیا ہے کہ:۔

''کسی ''سرکاری مہتمم قرضہ،، کے خلاف ڈیویڈنڈ کے لئے کوئی نالش دائر نہ کی جاسکے گی لیکن اس صورت میں جب کہ ''سرکاری مہتمم قرضہ،، ڈیویڈنڈ ادا کرنے سے انکار کردے تو عدالت ایسے قرض خواہ کی درخواست پر جسے ایسے انکار سے ضرر پہنچا ہو، یہ حکم دے سکتی ہے کہ مہتمم قرضہ مطلوبہ ڈیویڈنڈ ادا کرے اوراپنی رقم سے اس کا سود بھی اس شرح سے اوراس وقت سے جس کا تعین کیا جائے یعنی جس وقت سے وہ ڈیویڈنڈ روکا گیا ہوا ادا کرے۔اورنالش کے اخراجات بھی ادا کرے۔

دوسرا شیڈول ، پیرا ۲۳(ا) کوئی قرض یا متعین رقم جس پر سود محفوظ نہ ہو یا طے شدہ نہ ہو اوروہ اس وقت واجب الادا ہو جب مقروض کو دیوالیہ قرار دے دیا جائے اور جو قانون ہذا کے تحت قابل ثبوت ہو تو قرض خواہ اسے سود کی وصولی کے لئے ثابت کرسکتا ہے۔سود کی شرح چھ فی صد سالانہ سے زیادہ نہ ہوگی۔

(اے)اگر قرضہ یارقم کسی تحریری دستاویز کی بنیاد پر کسی معین وقت پر قابل ادائیگی ہو اس وقت سے جب ایسا قرضہ یارقم قابل ادائیگی تھی عدالتی فیصلے کی تاریخ تک (سود ادا کیا جائے گا)۔یا

(ب)اگر قرضہ یارقم کسی اورصورت میں اس وقت سے قابل ادائیگی ہو جب کہ تحریری صورت میں مقروض کو نوٹس دیتے ہوئے ادائیگی کا مطالبہ کیا گیا ہو کہ سود اس تاریخ سے لیا جائے گا جس تاریخ کو مطالبہ کیا گیا ہو۔اوراس تاریخ تک جس تاریخ کو فیصلہ کیا گیا ہو۔

کونسل کی سفارش: مندرجہ بالا دفعہ اورپیراگراف کا تعین سود کی تعیین اوردالت کی ڈگری کے تحت اس کے فیصلے سے ہے۔جب کہ سود اسلام میں حرام ہے جیسا کہ کونسل کے رہنما اصول نمبر ۱ میں کہا گیا ہے۔لہذا اسلامی نظریاتی کونسل سفارش کرتی ہے کہ یہ دفعہ اورپیرا حذف کردیا جائے۔

.............(جاری ہے)

☆اکثر مایخاف لایکون وغالب مایسمع من مکروہ لایقع وفی اللہ کفایۃ وعندہ رعایۃ ومنہ العون .☆